القرآن کریم کی روشنی میں صرف انیس (19) صفحات پر مشتمل

چھوٹا سا مضمون ضرور مطالعہ کریں۔

شرک کیا ہے ؟

مادہ ش ر ک

مشرک لفظ کا مادہ ش ر ک ہے۔ جس کے بنیادی معنی ہیں چمٹے رہنا، خلط ملط ہو جانا، مفہوم میں اصل چیز کے ساتھ کسی دوسری چیز کا شامل ہونا پایا جاتا ہے۔

آج کے مذہبی پیشواء کی اصطلاح میں اللہ کے ساتھ کسی اور ہستی کے اشتراک کو شرک کہا جاتا ہے۔ لیکن میرا یہ موقف نہیں ہے خالق کی ذات کا ادراک ہماری بصیرت کے لئے ممکن ہی نہیں ، اور جو کچھ بھی ہماری سمجھ آئے گا وہ حقیقت نہیں بلکہ ہمارا تخیل ہو گا۔

سورۃ الأنعام آیت نمبر ۱۰۳ میں خالق کے متعلق فرمان ہے،

لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ

بصیرت اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ بصیرت کا ادراک کر سکتا ہے۔

قرآن کریم کی اصطلاح میں انسانوں کے خود ساختہ قوانین کو اللہ کے قوانین کے برابر سمجھنا اللہ کے حق ملکیت میں دوسروں کو بھی شریک کرنا۔ باوجود کہ اللہ کے احکامات اس قوم کے پاس موجود ہوں۔

دین اسلام (ضابطہ حیات) کی شریعت صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات پر قائم ہو سکتی ہے۔

سورۃ الکھف آیت نمبر ۱۱۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

ان کو چاہئے کہ اپنے رب کی " عبودیت و محکومیت " میں کسی کو شریک نہ کریں۔

سورۃ الکھف آیت نمبر ۲۶ میں خالق کے متعلق فرمان ہے

وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا

وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

اور پھر سورۃ یوسف آیت نمبر ۴۰ میں پہلے یہ کہا گیا۔ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی۔

اور اس کے بعد کہا گیا۔ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی " عبودیت و محکومیت " اختیار نہ کرو یہی قائم دین ہے۔

اس لئے آج مسلمانوں میں رائج سب شریعتیں تو صدفی صد صحیح نہیں ہو نگی۔ یہ ممکن ہے کے ہر شریعت میں تھوڑا بہت اللہ تعالیٰ کہ شریعت کا عکس ہو۔ کسی میں کم کسی میں زیادہ لیکن جو عقائد اور احکامات کی ملاوٹ اللہ کی شریعت کے ساتھ آ گئی ہے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ تو اللہ کے احکامات کے ساتھ انسانی احکامات کا اشتراک ہو گیا۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ۚ ﴿۲۱ الشوریٰ﴾

کیا ان کے کچھ شریکوں نے ان کے لیے دین کی وہ شریعت مقرر کی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ ﴿۴۹ المائدۃ﴾

اور ان کے درمیان اس کے مطابق حکم کر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اوران کی خواہشوں کی پیروی نہ کر اوران سے احتیاط کرتے رہو کہ کہیں بعض احکام سے بہکا نہ دیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کیا ہے۔

دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے قانون کو نافذ نہ کرنا یا خارجی قوانین کو اپنانا ہی اصل شرک عظیم ہے، جیسے پاکستان میں یا کسی بھی اور مسلم ممالک کی مثال لے لیجئے سعودی، مصر، شام وغیرہ حکومت واقتدار تو نام نہاد مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے لیکن قوانین خارجی لاگو ہیں حالانکہ قانون اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے جو صرف اور صرف القرآن میں محفوظ ہے۔ اور یہ شرک عظیم دنیا کے تمام مسلمان کر رہے ہیں تو جو مسلم اقوام اللہ تعالیٰ کی دی گئی الکتاب (القرآن) کے مطابق اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ نہ کریں تو القرآن کے مطابق وہ ہی اصل مشرک و منکر و ظالمین ہیں۔

یہ ہے اصل شرک۔۔

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا

﴿۸۳ سورۃ آل عمران﴾

تو کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا کچھ اور چاہتے ہیں حالانکہ جو آسمان اور زمین میں ہیں خوش یا نہ خوش سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿سورۃ المائدۃ ۵۰﴾

تو کیا یہ جاہلیت کے قانون کے خواہش مند ہیں؟ حالانکہ یقین رکھنے والی قوم کیلئے اللہ تعالیٰ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے؟

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿سورة المائدة ۴۴﴾

اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿سورة المائدة ۴۵﴾

اور جو کوئی اس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿سورة المائدة ۴۷﴾

اور جو چیز اللہ نے اتاری ہے جو شخص اس کے موافق حکم نہ کرے سو وہی لوگ فاسق ہیں۔

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ﴿سورة المائدة ۴۹﴾

اور بیشک اکثر لوگ فاسق ہیں۔

رسول اللہ ﷺ صرف اور صرف قرآن کریم کے احکامات کا اتباع کرتے تھے اور جب ان کو کہا جاتا تھا کہ اپنے سے کوئی حکم صادر فرما دیں تو اس کیلئے اللہ نے ان سے کہلوایا دیا کہ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اس کے علاوہ میرا کچھ اختیار نہیں اور اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور قوانین کے اشتراک کرنے سے میں خوف کھاتا ہوں

کیا ہمارے اسلاف نے جو اپنی مرضی سے دین اسلام میں نت نئی روایات ایجاد کرکے اس کو مذہب کی شکل دے دی ہے اور اللہ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا ہے کیا اس کا حکم اللہ نے دیا ہے ؟ اور کیا اس کی معافی ہوگی ؟

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿سورۃ الاعراف ۲۰۳﴾

اور جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود کیوں نہیں بنالی۔ کہہ دو کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ یہ القرآن تمہارے رب کی جانب سے روشن دلیلیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کیلئے جو ایمان لاتے ہیں۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿سورۃ یونس ۱۵﴾

اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جنہیں ہم سے ملاقات کی امید نہیں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لے آ، یا اسے بدل دے کہہ میرا کام نہیں کہ اپنی طرف سے اسے بدل

دوں میں تو کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اس کے جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤ سورۃ الحجر﴾

اور کہہ دو بیشک میں کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں (89) جس طرح ہم نے تقسیم کرنے والوں پر نازل کیا (90) جنہوں نے القرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے (91) سو تیرے رب کی قسم ہم ان سب سے سوال کریں گے (92) جو وہ عمل کرتے تھے (93) سو تو کھول کر سنا دے جو تجھے حکم دیا گیا ہے اور مشرکوں کی پروانہ کر۔

آج اگر پوری دنیا کے ممالک کا عام طور پر اور مسلم ممالک کا خاص طور پر مشاہدہ کیا جائے تو ہر قوم زوال پزیر نظر آتی ہے اور اگر کوئی قوم آسان و آرائش کی زندگی گزار بھی رہی ہے تو پھر بھی وہ کسی نہ کسی وجہ سے زوال پذیر ہے زیادہ تر مغربی ممالک کی ترقی دیکھ کر یہ تاثر ملتا ہے کہ ان پر خالق کی خاص نظر و کرم ہے ہر کوئی ادھر جانے اور ان کی سٹائل اپنانے کی کوشش کرتا ہے اور مسلم امت اخلاقی پستی کی زد میں اس حد تک تو نہیں ہے نہ

ہی جنسی آزادی نظر آتی ہے لیکن باہمی انتشار اور فرقہ بندی کی وجہ سے معشیت اور معاشرت کے حوالہ سے زوال و پستی کی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔

آخر وجہ کیا ہے القرآن میں اللہ تعالیٰ کا تو اعلان ہے۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۳۹ آل عمران﴾

اورنہ سست ہو اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷ سورۃ الروم﴾

اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔

اس اعلان کے حوالہ سے تو اگر کوئی صحیح ایمان پر ہے تو وہی اعلیٰ مرتب و غالب ہو گا لیکن ہم دیکھتے ہیں القرآن کی حامل قوم تو پستی کی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ ہم کو اللہ تعالیٰ نے جو شریعت دی ہے اسے تو نامکمل اور مبہم سمجھ رہے ہیں جبکہ انسانوں کی دی ہوئی شریعت کو مکمل اور واضح سمجھتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پیروکار نہیں ہے بلکہ امام جعفر کی شریعت امام ابو حنیفہ کی شریعت، امام شافعی کی شریعت اور امام بخاری وغیرہ کی جمع کردہ روایات وغیرہ کے پیروکار ہیں یہی وجہ ہے کہ آج ہم اس جگہ آکر کھڑے ہو گئے ہیں جہاں دوسری قومیں ہمیں ذلت کی پست ترین گہرائیوں میں دھکیل رہی ہیں۔

ہم اپنے قوانین تک نہیں بناسکتے ہمارے حکمران القرآن کی بجائے کہیں اور سے احکامات حاصل کرتے ہیں۔

آپ کہیں گے کہ انھوں نے بھی قرآن سے ہی فقہ مرتب کی ہے، تو سوال یہ اٹھتا ہے تو پھر اتنا اختلاف کیوں ؟

اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے زمانہ و فوائد کے لحاظ اور اپنی عقل کے مطابق جو القرآن سے سمجھ سکے لکھ دیا آج اگر ان کی کوئی بات القرآن کے خلاف ہے تو اس کو ماننا شرک و کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ یہی مسلمان کی آج کے دور میں ناکامی کا سب سے بڑا سبب ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات کو چھوڑ کر انسانوں کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات کو پکڑ رکھا ہے۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا
فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿سورة طه ١٢٦﴾

اور جو کوئی میرے ذکر (القرآن) سے منہ پھیرے گا تو اس کیلئے تنگی کی زندگی ہو گی اور اسے قیامت کے

دن اندھا اٹھائیں گے (124) کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں دیکھنے والا

تھا(125)کہاایساہی تیرے پاس میری آیات پہنچی تو پھر تو نے ان کی پرواہ نہ کی اسی طرح آج تیری بھی پرواہ نہ کی جائیگی

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿سورۃ یٰس ٦٩﴾

اور ہم نے اسے شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے مناسب ہے یہ تو صرف ذکر اور واضح بیان کرنے والا القرآن ہے

اللہ کے مطابق تو القرآن ایک کامل "الکتاب" ہے اور قوانین صرف القرآن کے مطابق نافذ کئے جائیں۔

کیونکہ اپنی مخلوق کے متعلق خالق بہتر طور سے جانتا ہے۔

سورۃ الأنعام آیت نمبر ۱۱۵ میں خالق کا فرمان ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، کوئی اس کے کلمات کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور کامل علم رکھتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ اس کائنات میں ہر شے انسان کے تابع فرمان کر دی گئی ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿سورۃ النحل ۱۲﴾

تمہارے فائدے کیلئے قوانین سے جکڑ دیئے گئے ہیں رات و دن اور سورج و چاند اور ستارے بھی اسی قانون کی رو سے تمہارے لئے مسخر ہیں ان امور میں عقل و بصیرت رکھنے والے لوگوں کیلئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں۔

اور انسان سب برابر ہیں کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی دوسرے انسان سے اپنی اطاعت کروائے۔لہذا اس کائنات میں انسان سے برتر کوئی اور قوت نہیں تمام اشیائے کائنات انسان سے کمتر ہیں اور انسان سب برابر ہیں بس ایک ذات اللہ کی ہے جو انسان سے برتر ہے لہذا انسان کا اللہ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو اپنے سے برتر سمجھنا خود اس کی اپنی تذلیل ہے اسی کو شرک کہتے ہیں شرک سے اللہ کے اللہ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا خود انسان اپنے مقام سے گر جاتا ہے اس لئے قرآن کی رو سے شرک سب سے بڑا جرم ہے جو انسان سے اس کا صحیح مقام چھین لیتا ہے۔

مشرکین وہی ہیں جو مقام انسانیت سے گر جاتے ہیں اور اللہ کے علاوہ اور قوتوں کو اپنے سے برتر سمجھنے لگتے ہیں۔

دین الہٰی صراط مستقیم ہے اور مختلف فرقہ وہ چھوٹے چھوٹے راستے ہیں۔ جو انسان کو صراط مستقیم سے بہکا کر دوسری طرف لے جاتے ہیں اور تھوڑی دور جا کر بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے۔

اس مقام پر ضروری ہے مشرک لفظ کے مفہوم واضح ہو جائیں۔

مشرک لفظ کا مادہ بھی ش ر ک ہے۔

جس کے معنی و مفہوم میں اصل چیز کے ساتھ کسی دوسری چیز کا شامل ہونا پایا جاتا ہے مشرک کا وزن مفعل کا ہے اسی وزن پر نظر سے منظر، قصد سے مقصد، قتل سے مقتل، کتب سے مکتب، اور اسی طرح شرک سے مشرک آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مفعل کے وزن میں مادہ کے بنیادی معنی کے نفاذ کا مفہوم سامنے آتا ہے خواہ وہ جگہ کے خوالے سے ہو جیسے کتب سے مکتب یعنی ایسی جگہ جہاں کتابت عمل میں آئے یا مقتل ایسی جگہ جہاں قتل کا عمل کیا جائے۔

اسی طرح اللہ کے احکامات (قرآن کریم) کے ساتھ کچھ بھی اشتراک کرنے والا مشرک ہوا۔

دین اسلام میں فرقہ بندی مشرکوں کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کو قرآن کریم میں مشرک کہا ہے کیا آپ نے اپنے عقیدہ، مسلک اور فرقہ کا تجزیہ کر لیا کہ آپ اس شرک کے مجرم تو نہیں ؟

سورۃ الأنعام آیت نمبر 159 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو فرقہ فرقہ کر دیا اور کئی فرقہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کسی چیز میں کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔

سورۃ الروم آیت نمبر ۳۰، ۳۱، ۳۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

سو تو ایک طرف کا ہو کر دین پر سیدھا چہرہ کیے چلا جا اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں ردو بدل نہیں یہی قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اسی کی طرف رجوع کرنے والے (رہو) اور تم اس سے ڈرو اور

صلوٰۃ قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہوجاؤ ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کئی فرقے ہو گئے سب فرقے اس پر فخر کرتے ہیں جو ان کے پاس ہے۔

کیونکہ فرقوں میں آخری سند افراد و اسلاف ہوتے ہیں اور دین میں دلیل و حجت صرف اللہ کی الکتاب ہوتی ہے، لہذا شرک یہ بھی ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو اللہ کے قوانین کا درجہ دے دیا جائے اور اس طرح دین کو مذہب بنا کر مختلف فرقوں میں بانٹ دیا جائے۔

ایسا کرنے والوں کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں لیکن درحقیقت مشرک ہوتے ہیں۔

تمام الآنبیاء کرام کو اللہ کی طرف سے ایک ہی دین یا نظام حیات وحی ہوا تھا۔

تمام الآنبیاء کرام کو اللہ کی طرف سے ایک ہی دین یا نظام حیات وحی ہوتا تھا لیکن ان کے جانے کے بعد معاشرہ کے مفاد پرست عناصر اللہ کے دیئے ہوئے اس نظام حیات کو کچھ رسوم پر مشتمل خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیتے اور اسے اپنے مقاصد اور مفاد کیلئے استعمال کرنے لگ جاتے چنانچہ دنیا میں اس وقت جس قدر مذاہب موجود ہیں وہ تمام کے تمام انسانوں کے خود ساختہ ہیں اللہ کے دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورۃ الحج آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

اور تم سے قبل ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ ہمارے رسول اور نبی پیغام لیکر آتے اور اس کے مطابق معاشرے کی تکمیل کرتے لیکن ان کے بعد شیطان (مفاد پرست لوگ) وحی میں ملاوٹ کر کے اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے چنانچہ شیطان (مفاد پرست لوگ) کے اس ملاوٹ شدہ کو اللہ منسوخ کر دیتا اور پھر سے اپنے قوانین کو محکم کر دیتا اس لئے کہ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

جو احکامات قرآنی ہم کو ملے ہیں وہ ہو بہو وہی ہیں جو پہلے انبیاء کو ملے تھے۔

سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۱۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

تمام انسانیت ایک ہے، تھی اور رہے گی۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ

پس اللہ نے مبعوث کیا نبیوں کو بطور خوشخبری دینے والا اور پیش آگاہ کرنے والا۔

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

اور عطا کی ان کو ایک کتاب حق کے ساتھ تا کہ وہ فیصلہ کرے لوگوں کے درمیان ان معاملات میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿سورۃ المومنون ۵۲﴾

اور بیشک یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں پس میرا تقویٰ کرو۔

اس لیے تمام انسانیت ایک ہی تھی ایک ہی ہے اور ایک ہی رہے گی۔ یہ تو ہمارے آپس کے اختلافات ہیں جو ہم نے خود پیدا کئے ہیں اور جن کی وجہ سے ہم علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں۔

مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ

﴿سورۃ فصلت ۴۳﴾

تجھے کچھ نہیں کہا جاتا مگر وہی جو تجھ سے قبل رسولوں سے کہا گیا بیشک تمہارا رب بڑا درگزر کرنے والا ہے، اور دردناک سزا دینے والا بھی ہے۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ ﴿سورۃ الشوریٰ ۱۳﴾

اس نے تمہارے لئے دین کی شریعت وہی مقرر کی ہے جس کا نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جس کی نصیحت ابراھیمؑ, موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی کی کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 62 اور سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 69 میں بہت ہی اہم حکم ہے جس کے ذریعے مذہب کی جڑ کاٹ دی گئی ہے۔اگر عمومی تراجم کو ہی دیکھیں تو بھی اجر کا انحصار مذہب کی بنیاد پر نہیں ہے اس لئے کہ جو شخص بھی اصلاحی عمل کرے گا خواہ وہ مسلمان ہو یا یہودی یا عیسائی یا کسی بھی مذہب سے تعلق ہو اس کا اجر اس کے اصلاحی اعمال کی بنیاد پر ہو گا نہ کہ مذہب کی بنیاد پر اس لئے جو شخص بھی امن کا پیغام لاتا ہے خواہ وہ کسی مذہب سے تعلّق رکھتا ہو، وہ خالق کی نگاہ میں کامیاب ہے اسے نہ تو ماضی کا ملال ہو گا اور نہ ہی مستقبل کا خوف ہو گا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بلاشک وشبہ وہ لوگ جو اہل امن و ایمان ہیں اور وہ لوگ جو یہودی ہیں یا نصرانی یا کسی بھی مذہب کے ہیں جو بھی اللہ کے ساتھ اہل ایمان ہوا اور یوم الآخرۃ میں بھی اہل ایمان رہا اور

Next Page

جس نے اصلاحی عمل کئے انکے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہے

اور ان کو نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ ملال کریں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿سورۃ المائدۃ ۶۹﴾

بیشک جو ایمان لائے اور جو یہودی ہیں اور صابئی اور نصاریٰ جو کوئی اللہ اور یوم الاخر پر

ایمان لایا اور نیک کام کیے تو ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ان آیات سے ایک بات تو واضح ہو گئی کہ شرک صرف اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کا اشتراک کرنا یا اللہ کے قوانین کے علاوہ کسی کے قوانین کی محکومیت و عبودیت کرنا ہی شرک ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا یہ مسئلہ ہی نہیں ہے کہ کوئی یہودی کیوں ہے یا کوئی عیسائی کیوں ہے یا یہ کہ کوئی کس مذہب پر عمل پیرا ہے۔

قرآن تو تمام انسانیت کیلئے ہے اور ہر مذہب والے کو صرف ایک ہی تلقین کر رہا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے رب کے احکامات کے ساتھ امن قائم کرنے والا ہوا اور معاشرہ میں اصلاحی عمل کرے تو ایسے شخص کا اجر اس کے رب کے پاس محفوظ ہے اور وہ کسی بھی کیئے پر افسوس نہیں کرتا اور نہ ہی آئندہ کا خوف اسے تنگ کرتا ہے۔

Face Book Address= www.facebook.com/javedsarwar4

http://tanzil.net/#1:1

06-09-2012